

## قرض متبادل پر مبنی ایک بلا سود اسکیم

س: قرض متبادل پر مبنی ایک اسکیم بلا سود بینک کاری کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ اس اسکیم میں دو فریقوں کے درمیان دو ایسے بلا سود قرضوں کا تبادلہ ہوتا ہے جن کی رقم اور مدت کا حاصل ضرب برابر ہو۔ مثال کے طور پر اگر کسی تاجر کو ایک سال کے لیے ۱۰ لاکھ روپے قرض چاہیے تو وہ بینک کو ایک لاکھ روپے ۱۰ سال کے لیے قرض دے۔ بینک اسی وقت اسے ۱۰ لاکھ روپے ایک سال کے لیے قرض دے دے گا۔ تاجر ایک سال بعد بینک کو ۱۰ لاکھ روپے واپس کرے گا اور بینک تاجر کا ایک لاکھ روپیہ ۱۰ سال بعد واپس کرے گا۔ ۱۰ سال کے دوران بینک تاجر سے لی ہوئی رقم کاروبار میں لگا کر اپنا خرچ اور منافع کمائے گا۔

قرض متبادل کے شرعاً جائز ہونے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ: (الف) قرض کی رقم پر اضافی رقم کا حصول ربا ہے جو قرض متبادل میں نہیں ہوتا۔ (ب) حدیث کے مطابق قرض متبادل کا بین طور پر شرعاً جائز ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسی شرط نہیں ہوتی جو کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرتی ہو۔ (ج) قرض متبادل میں کوئی مالی اضافہ کسی وجہ سے بھی نہیں ہوتا۔ (د) قرض متبادل میں دونوں قرضوں کی اصل رقم ہی بلا کسی اضافے کے وصول کی جاتی ہے۔ (ه) یہ قرض مشروط بھی نہیں کیونکہ اس کے دونوں قرض ایک دوسرے سے مشروط تو ہیں لیکن بیک وقت لیے اور دیے جانے کے باوجود دونوں کے عقد الگ الگ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز نہیں ہوتے۔

کیا یہ اسکیم شرعاً جائز ہے؟ یہ سودی قرض ہی کی کوئی متبادل شکل تو نہیں ہے؟

ج: قرض متبادل کی پیش کردہ اسکیم قرض حسن کی صورت قطعاً نہیں بلکہ قرض مشروط بالقرض ہے۔ فریق اول (بینک) قرض لیے بغیر قرض نہیں دے گا۔ یہ صورت سود کی متعلق علیہ تعریف ”کل قرض جر نفعاً فهو ربا“ کی رو سے سود ہے۔ بینکوں کے سامنے قرض متبادل کی اسکیم پیش کر کے یہی تصور تو دیا جا رہا ہے کہ اس اسکیم کے مطابق جتنی مدت کے لیے بینک قرض دیں گے اس میں بینک کو نفع ہے۔ تھوڑی مدت کے لیے زیادہ رقم کے عوض میں یا زیادہ مدت کے لیے تھوڑی رقم جو بینک بطور قرض لیں گے یہی تو وہ نفع ہے جو قرض کے عوض میں بینک حاصل کرے گا۔ اسے اپنے قرض کے عوض میں متبادل قرض لینے میں زیادہ نفع نہیں ملے گا جس کا دعویٰ کیا جا رہا ہے تو اسے سود کا متبادل کیسے قرار دیا جاسکتا ہے اور بینک اسے کیسے سود کا متبادل سمجھ کر اختیار کرنے کے لیے تیار ہوگا جب کہ بینک کے لیے اس میں کوئی مالی اضافہ یا نفع بھی نہیں ہے۔ اس اسکیم

میں یہ بات بھی تسلیم کی گئی ہے کہ قرض متبادل کے دونوں قرض ایک دوسرے سے مشروط تو ہیں لیکن بیک وقت دیے اور لیے جانے کے باوجود دونوں کے عقد بالکل الگ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ ہماری رائے میں مشروط ماننے کے بعد سودی ہونے کی بنیاد کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دونوں عقدوں کی تحریریں الگ الگ ہوں۔

یہ اسکیم عمار کے لیے بھی قابل قبول نہیں ہے کہ اس میں رہا ہے یا کم از کم رہیہ ہے۔ اسی لیے اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اسے مسترد کر دیا ہے۔ بنکوں کے لیے بھی یہ نظام قابل قبول نہیں اس لیے کہ بنک کا مقصد محض رہا یا رہیہ کا کاروبار نہیں بلکہ معقول مقدار میں منافع کمانا ہے جو اس اسکیم سے اسے حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔ ایسا منافع تو شرکت و مضاربیت کی صورت میں مل سکتا ہے اور شرکت و مضاربیت ہی فی الحقیقت سود سے بڑھ کر نفع بخش اسکیم ہے۔ (مولانا عبدالملک)

## تسیر سیرت



ماڈل ڈگری کالج منصورہ لاہور



F. Sc.

I.C.S

F.A

D.I.T

B.A

M.A

اعلیٰ تعلیم یافتہ اسٹاف

جدید ترین کمپیوٹر سائنس لیب اور معیاری لائبریری

قرآن و سنت کی تعلیمات کا خصوصی اہتمام

دیدہ زیب اور کشادہ کمپس

جسمانی تربیت کے لئے کشادہ گراؤنڈ

علمی و ادبی اور دینی معلومات کے لئے ہم نصابی سرگرمیاں

پر امن سنجیدہ تعلیمی ماحول

انتہائی مناسب فیس

Mansoorah Multan Road, Lahore. Ph: 042-7832741, Fax: 042-7831467  
E-mail: tseerat@brain.net.pk , URL: http://www.ulamaacademy.edu.pk

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کا انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)